(14)

ایک اٹالین عورت کی اسلام سے متعلق ایک اہم کتاب

(فرمودہ 10 مئی 1957ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''رمضان کے آخری دنوں میں میری طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ چونکہ اس ماہ تلاوتِ قرآن کریم پر زیادہ زور دینا پڑا اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے اردو ترجمہ کا کام بھی کرنا پڑا۔ اِس وجہ سے طبیعت میں جو ضعف پیدا ہوا تھا وہ اَور بھی بڑھ گیا۔ طبیعت اتنی کمزور ہوگئی ہے کہ یہاں کی گرمی اب مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتی۔

19/ اپریل کے خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ امریکہ سے وہ کتاب آ گئی ہے جو ایک اٹالین عورت نے اسلام کے متعلق لکھی تھی۔ اس کے انگریزی ترجمہ میں کچھ مضمون چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی لکھا تھا اور چودھری صاحب نے بتایا تھا کہ یہ کتاب نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ بلکہ ان کا خیال تھا کہ اس قسم کی اعلیٰ کتاب اسلام کے متعلق اب تک کسی مسلمان نے بھی نہیں لکھی۔ میں نے گھر سے اس کتاب کے متعلق دریافت کیا کہ کہاں ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ کتاب گھر میں نہیں آئی۔ دفتر سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی بتایا کہ دفتر میں یہ کتاب موجود نہیں۔ لائبریری سے پتا کیا تو انہوں نے بھی بتایا کہ یہ کتاب ابھی تک لائبریری میں نہیں آئی۔ آج اتفاقاً میں اپنے دفتر میں کوئی چیز

تلاش کرنے گیا تو اس کتاب کا ایک نسخہ جو امریکہ سے آیا تھا اور جس کا میں نے خطبہ میں ذکر کیا تھا وہاں پڑا تھا۔ گھر والوں کو جب میں نے بتایا تو انہوں نے کہا میرا خیال تھا کہ شاید اس کتاب کا مسودہ یہاں آیا ہے۔ حالانکہ مسودہ تو اُس کتاب کا آیا تھا جو امریکہ کے مشن کی طرف سے لکھی جارہی ہے۔ میں نے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک کتاب ایسی چھپی ہے جس میں اسلام کی ہتک کی گئی ہے اور میں نے کہا تھا کہ امریکہ کی جماعت اس کذب کا جواب لکھے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک احمدی مبلغ نے اس کتاب کا جواب لکھا ہے اور اس کا مسودہ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ اب ہمیں اس کی اس طرح اصلاح کرنی ہے کہ اس میں اس کتاب کا نام نہ آئے۔ کیونکہ اس سے فتنہ اَور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور پھر اس کتاب کے شائع کرنے والوں نے معافی بھی مانگ لی ہے۔

یہ کتاب جو ایک اٹالین عورت نے لکھی ہے بڑی اعلیٰ ہے۔ میں نے ساری تو نہیں پڑھی۔ اس کی تمہید کی چند سطروں پر نظر پڑی تو وہاں لکھا تھا کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اَب تک اُسی طرح موجود ہے جس طرح نازل ہونے کے وقت تھی۔ اب تک اسلام کے دشمن عیسائی، یہودی اور دوسرے مذاہب والے بھی اسے اسی طرح لیتے آئے ہیں اور مسلمان بھی اسے اسی طرح لیتے آئے ہیں۔ یہی ایک کتاب ہے جس میں نہ غیروں کو کوئی تبدیلی کرنے کا موقع ملا ہے اور نہ اپنوں کو۔ یہ چند تمہیدی سطور پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کتاب کی مصنف قرآن کریم کی صداقت کی قائل ہے۔ اس کتاب کو چھپوا کر دو تین لاکھ کی تعداد میں امریکہ کے رؤساء اور بڑے بڑے عہدیداروں میں تقسیم کیا جائے تو اس کا بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ اگر اسے شروع شروع میں ایک ہزار کی تعداد میں بھی تقسیم کیا جائے تو اس پر قریباً پانچ ہزار ڈالر خرچ آئے گا۔ مجھے اس کی صحیح قیمت کا تو علم نہیں میں نے خود ہی اندازہ لگایا ہے۔ ویسے ہم امریکہ سے پتا کریں گے کہ اس کی قیمت کیا ہے اور اس کی اشاعت پر کیا خرچ آئے گا۔ اگر اس کتاب کی اشاعت کی جائے تو عیسائیوں کو پتا لگ جائے گا کہ ان کی اپنی ایک عورت جو نہایت قابل اور تعلیم یافتہ تھی اور کالج میں پروفیسر تھی اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتی ہے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ اِس کتاب کے مترجم نے یا کسی اَور نے اس عورت کو خط لکھا کہ اگر تمہارے اسلام کے متعلق وہ خیالات درست ہیں جو اس کتاب میں لکھے گئے ہیں تو تم ابھی تک مسلمان کیوں نہیں ہوئیں؟ تو اس عورت نے جواب دیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاتی تو میری اس کتاب کا

عیسائیوں پر زیادہ اثر نہ ہوتا۔ اب تو وہ سمجھتے ہیں کہ میں انہی میں سے ایک ہوں اور اسلام کا مجھ پر اتنا اثر ہے کہ میں یہ خیالات ظاہر کرنے پر مجبور ہوگئی ہوں۔ یہ کتاب 1925ء میں لکھی گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کتاب کی خوب اشاعت کی جائے تو امریکہ میں اسلام کا اچھا اثر پڑے گا بلکہ امریکہ تو الگ رہا میں سمجھتا ہوں وہ وقت دور نہیں جب ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور وہ اسلام کی سچائی اور عظمت کی قائل ہوجائے گی''۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

''میں نماز جمعہ کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔

1 صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ٹوپی ضلع مردان جو صوبہ سرحد کے پرانے اور مخلص احمدی تھے اور بہت بڑے خاندان سے تھے وفات پا گئے ہیں۔ ان کا خاندان پیروں کا خاندان تھا اور صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب جوان کے رشتہ کے بھائی تھے پندرہ بیس سال تک صوبہ سرحد میں وزارت اور دوسرے بڑے عُہدوں پر رہے تھے۔

2 ملک عبدالجبار خاں صاحب پسر ملک عبدالقادر خاں صاحب آف فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال کراچی۔ مرحوم موصی اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ روزہ کی حالت میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہوگئے۔

3 غلام محمد صاحب کوٹ کانا ضلع گجرات 313 صحابہ میں سے تھے۔ بہت تھوڑے احباب جنازہ میں شریک ہوسکے۔

4 چودھری فضل خاں صاحب کھوکھر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال چک 60 تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور مخلص احمدی تھے۔ جنازہ میں بہت تھوڑے دوست شریک ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد میں یہ چاروں جنازے پڑھاؤں گا۔ دوست میرے ساتھ شریک ہوں''۔

(الفضل 18 مئی 1957ء)